

مشیر برائے قومی سلامتی قسم داؤ دنے بھی جو شیعہ اور رکن پارلیمنٹ ہونے کے ساتھ دستوری کمیٹی کا بھی ممبر ہیں، سنیوں کے مذکورہ بالامطالے کی پُر زور تائید کی ہے۔ یہ کمیٹی اپنا مجوزہ مسودہ ۱۵ اگست تک تیار کرنے کی پابند ہے۔ یہ مسودہ مجلس کی منظوری سے ۱۵ اکتوبر تک قوی استصواب رائے (ریفرنڈم) کے لیے پیش کیا جائے گا۔

قبضے کے دوسال مکمل ہونے پر یہ جائزے لیے جا رہے ہیں کہ کس نے کیا حاصل کیا۔ متحده عرب امارات کے معروف عربی اخبار الخلیج میں ایک عرب تحریکیہ نگار عبدالالہ بلقریز نے ۲۰ مارچ کو اپنے مضمون ”عراق جنگ کے دوسال“ میں لکھا ہے کہ تیل کے تاجر وی بیش ڈک چینی اور ان کے رفقاء کارنے اپنے اہداف میں سے تین حاصل کر لیے ہیں۔ پہلا ہدف تیل کی دولت پر قبضہ تھا جو پورا ہو چکا اور وہ سارے اخراجات مع منافع یہاں سے حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرا ہدف اسرائیل کا تحفظ تھا، اس کے حصول کے لیے بھی وہ بہت قریب پہنچ چکے ہیں اور تیسرا ہدف عراق کی تقسیم تھی جو سنی شیعہ اور کردی گئی ہے۔ امریکی عوام کو اس سے کیا ملتا ہے؟ اس کا جواب بہت جلد دنیا کے سامنے آجائے گا کیونکہ تیل کی دولت تو یہ دہشت گرد امریکی حکمران خود ہی ہضم کر رہے ہیں۔

وقتی طور پر تیل کی دولت پر قبضے کے باوجود عراق میں امریکا کا مقدر ناکامی کے سوا کچھ نہیں۔ اس کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

۱- امریکا اور بھیتیت مجموعی استعمار کی تاریخ بتاتی ہے کہ حریت پسند قوموں پر استعماری تسلط بھی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ دیت نام، کمبوڈیا، کوریا، جنوبی افریقہ، الجزاير اور بہت سی دیگر ممالک بالکل واضح ہیں۔

۲- عراق میں مزاحمت بے پناہ قربانیوں کے بعد بڑھ رہی ہے، کم ہونے کے ذریعہ دیر تک آثار نظر نہیں آتے۔

۳- قابض فوجوں کے پاس قبضے کا کوئی اخلاقی اور قانونی جواز نہیں ہے، اس لیے ان کے حوصلے سارے مادی وسائل کے باوجود پست ہو چکے ہیں۔

۴- قابض فوجوں نے قیدیوں پر ابوغریب اور دیگر جیلوں میں جونگ انسانیت مظلالم

ڈھائے ہیں، عالمی رائے عامہ اس پر شدید غم و غصے اور امریکا سے نفرت کا اظہار کر رہی ہے۔ اس میں خود امریکی رائے عامہ بھی شامل ہے۔ امریکا کے دو ماہرین سروے ڈیموکریٹ پیٹر ہارٹ اور ری پبلکن میک انٹر فن نے بتایا ہے کہ امریکی دوڑ عراق پر امریکی پالیسی سے نفرت کا اظہار کر رہا ہے۔ (روزنامہ ڈان، ۲۱ مئی ۲۰۰۵ء)

اس ساری صورت حال سے ایک ہی نتیجہ لکھتا ہے کہ عراقی قوم اس آزمائش سے کندن بن کر لٹکے گی۔ عراق سے مقامی آمریت کا خاتمہ تو ہو گیا ہے، اب یہ ورنی قبضہ بھی ختم ہو گا۔ اگر عراق حقیقی جمہوریت کے راستے پر چلا تو اس سے اسلامی قوتوں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں گی۔

ترجمان القرآن کا بیفام

صرف آپ تک مدد و دیکھوں رہے!

اے پھیلائیے — نئے نئے حلقوں میں

ملک کے مستقبل سے دل چھپی رکھنے والے ہر پڑھے لکھے شہری تک

آپ محض قاری نہ رہیں — داعی بن جائز

دفتر ترجمان سے بروشور اور نمونے کے پرچے طلب کیجیے

صرف ۲۵۰ روپے ادا کر کے ۱۲ ماہ پابندی سے گھر پہنچ سکتا ہے

کوئی مستقل جاری کروانا چاہے تو ۳ ہزار روپے ادا کر کے معاون خصوصی بن سکتا ہے

کوشش آپ کا کام ہے، نتیجہ دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کوشش میں کمی نہ کریں

۸۔ افراد سے ضرور ابطہ کریں، خواتین بھی توجہ کریں

رسائل وسائل

کیبل نیٹ ورک کا استعمال

سوال: میر اعلیٰ تحریک سے وابستہ ایک گرانے سے ہے مگر میرے شوہر حافظ قرآن ہونے کے باوجود گھر میں کیبل لانے کے ذمہ دار ہیں۔ میں ٹی وی اور لوکل چینل شوئن سے دیکھتی تھی، پھر کیبل بھی دیکھنا شروع کر دی۔ لیکن اب میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ کیبل اخلاق و کردار کو تباہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ میری شادی کو ابھی چار سال ہوئے ہیں اور میری دوچھوٹی بچیاں ہیں۔ بچیوں اور شوہر کو منع کرتی ہوں مگر منع کرنے پر کبھی تو وہ رک جاتے ہیں اور کبھی دیکھتے رہتے ہیں۔ دیگر اہل خانہ بھی ٹی وی اور کیبل کو برداخت نہیں کر سکتے۔ ایسے میں میرا کردار کیا ہونا چاہیے، جب کہ ٹی وی میرے اپنے کمرے میں موجود ہے۔

جواب: آپ نے اپنے خط میں جس عملی تضاد کا ذکر کیا ہے، تحریکات اسلامی کی کامیابی کی راہ میں وہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ شعوری طور پر اسلام کے مان لینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی فکر، نظر، فہم، معاملات و تعلقات کو جذبات و احساسات کے بجائے عقلی رویے کا عادی بنائے۔ اس کی نظر، ساعت اور طرزِ عمل نفسی خواہش کی بنا پر نہ ہو بلکہ وہ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں دے دے۔ اس کا شعار قرآن کریم کی وہ آیت بن جائے ہے آپ اور میں بارہانتے ہیں لیکن اس پر غور نہیں کرتے، یعنی قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَسُكُونِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۝ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝ (الانعام ۱۶۲:۶)

کہو میری نماز